بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ

الفضل

قادیان

خطبہ نمبر ۲

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۵ | ۳۰ ماہ صلح ۱۳۲۶ ہش | ۷ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ | ۳۰ جنوری ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۵ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ثم الحمد للہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب تاحال بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ گو قدرے آرام ہے لیکن نمایاں افاقہ نہیں ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

خطبہ جمعہ

تحریک جدید کے ہر دفتر میں حصہ لینے والوں کو اپنا بوجھ آپ اٹھانا ہے

جماعت کو کوشش کرنی چاہئیے کہ اس سال پچھلے سال سے زیادہ واقفین دیہاتی مبلغین کی کلاس میں داخل ہوں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۷ جنوری ۱۹۴۷ء

مرتبہ:۔ مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں نے جماعت کو پہلے بھی بہت دفعہ توجہ دلائی ہے۔ کہ تبلیغ کا کام دن بدن وسیع ہوتا جارہا ہے۔ اور جب تک جماعت خاص قربانی نہ کرے گی۔ اس وقت تک اس بوجھ کا اٹھانا مشکل نظر آتا ہے۔ دوستوں کو معلوم ہے کہ تحریک جدید کی طرف سے

ساٹھ کے قریب مبلغ

باہر جا چکے ہیں۔ اور تیس کے قریب اور جانے والے ہیں۔ امید ہے کہ اس سال سو مبلغ غیر ممالک میں چلے جائینگے۔ اس کے علاوہ یہاں باہر جانے والے مبلغین کے قائمقام بھی تیار کئے جارہے ہیں۔ اور کچھ واقفین عربی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور کچھ فارغ التحصیل ہونے کے بعد دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان سب کے اخراجات مل کر اتنے ہیں کہ

موجودہ چندہ

سے ان اخراجات کو بہت مشکل سے پورا کیا جاتا ہے۔ اور آئندہ تو یہ کام اور بھی زیادہ ہو جائے گا۔ اور موجودہ چندہ اس بوجھ کو نہیں اٹھا سکے گا۔ چندہ کو بڑھانے کی دو ہی صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ جماعت تعداد میں بڑھے۔ اور دوسری یہ کہ جماعت کی آمد بڑھ جائے۔ یہ دونو صورتیں ہماری جماعت کے لئے ضروری ہیں اگر جماعت کے چندوں میں آئندہ اضافہ نہ ہو۔ تو ریزرو فنڈ قائم نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ خطرہ ہے کہ یہ بوجھ پہلے

ریزرو فنڈ

کو بھی نہ کھا جائے۔

آج ہم پر

تحریک جدید کا تیرھواں سال

گزر رہا ہے۔ اس سال کو اگر نکال دیا جائے تو اس دور میں حصہ لینے والوں کے لئے چھ سال باقی ہیں۔ اور اگر اس سال کو شامل کر لیا جائے۔ تو سات سال ہو جاتے ہیں۔ ان لوگوں نے جو پہلے دور میں شامل ہیں۔ تحریک جدید کے اخراجات کا بوجھ بھی اٹھایا ہے۔ اور ساتھ ایک ریزرو فنڈ بھی قائم کیا ہے۔ اور دفتر دوم والوں کا روپیہ فی الحال جمع ہوتا جارہا ہے۔ ہم

دفتر دوم

کو اس قابل بنانا چاہتے ہیں۔ کہ وہ دفتر اول کے بوجھ کو اٹھا سکے مجھے افسوس ہے کہ اس سال وعدوں کی تعداد تسلی بخش نہیں۔ بعض جماعتوں نے ابھی تک اپنے وعدے نہیں بھجوائے۔ باوجود اسکے کہ دفتر یاددہانی کروا رہا ہے۔ وعدوں کے بھجوانے کی

آخری تاریخ ۱۰ فروری

ہے۔ اس کے بعد ان حصوں کے وعدے نہیں لئے جائینگے۔ جہاں اردو بولی یا سمجھی جاتی ہے۔ مثلاً پنجاب سرحد یوپی وغیرہ۔ لیکن وہ صوبے جہاں اردو نہیں بولی جاتی۔ بلکہ وہ غیر زبان بولتے ہیں۔ مثلاً بنگال وغیرہ ان کے لئے آخری تاریخ اپریل ہے۔ اور ہندوستان کے باہر جون تک کے وعدے لے لئے جائینگے۔ جون کے بعد جو وعدے آئینگے۔ وہ نہیں لئے جائینگے۔ آج ۱۷ جنوری ہے۔ اس حساب سے گویا وعدوں کے لئے چوبیس دن باقی ہیں۔ اور ابھی نصف کے قریب وعدے باقی ہیں۔ اور تو اور قادیان کی جماعت میں ایک حصہ ایسا ہے۔ جس نے اپنے وعدے ابھی تک نہیں بھجوائے۔ لجنہ کے متعلق تو مجھے یقینی طور پر علم ہے۔ اور مردوں میں سے بھی بہت سے ایسے ہیں۔ جن کے وعدے موصول نہیں ہوئے حالانکہ قادیان ایسی جگہ ہے۔ جہاں ہر تحریک کے متعلق سب سے پہلے کام شروع ہونا چاہئیے۔ کیونکہ قادیان والوں کو بیرونی جماعتوں کی نسبت پہلے علم ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے قادیان کی جماعت کو یہ کوشش کرنی چاہئیے۔ کہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا۔ اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ضروری ارشاد

تحریک جدید کے مجاہدین اور جماعتیں فوری توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا ہے کہ چونکہ تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے تیسرے سال کے لئے وعدہ کرنے کی آخری تاریخ **۱۰ فروری** قریب آ رہی ہے۔ اس لئے جن احباب اور جماعتوں کی طرف سے تاحال وعدے نہیں بھجوائے گئے وہ فوراً وعدے بھجوادیں

وہ بیرونی جماعتوں کی نسبت زیادہ توجہ سے کام کریں۔ بیرونی جماعتوں میں سے بھی بہت سی جماعتیں باقی ہیں۔ جن کے وعدے نہیں آئے۔ معلوم نہیں کہ کیوں اس سال سستی سے کام لیا گیا ہے۔ یا تو عہدیداروں نے پوری کوشش نہیں کی۔ اور یا خود افراد نے ابھی تک

پوری توجہ نہیں کی

میں آج کے خطبہ کے ذریعہ جماعت کو اس کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ جماعت کو چاہیئے کہ وہ جلد سے جلد اپنے وعدے بھجوائے۔ اگر وعدے جلدی نہ بھیجے جائیں۔ تو تبلیغی کاموں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ جماعت کو خود اس بات کا احساس ہونا چاہیئے۔ کہ جماعت کی تبلیغی مساعی میں کوئی روک واقعہ نہ ہو۔ میں نے پہلے بتایا تھا۔ کہ اس میں شبہ نہیں۔ کہ جہاں تک تحریک جدید کے کاموں کو چلانے کا سوال ہے۔ جماعت نے اس معاملہ میں

بے نظیر قربانی

پیش کی ہے۔ اور ہر قربانی کا یہ نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ انسان کو آئندہ اس سے بڑھ کر قربانی کرنے کی توفیق عطا کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ مومن کی قربانی اس بیج کی طرح ہوتی ہے۔ جو کہ پھولتا پھلتا اور بار بار پھل لاتا ہے۔ اگر ایک شخص اخلاص کے ساتھ تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اسے قبول کر لیتا ہے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے۔ کہ آئندہ سال اسے پہلے کی نسبت زیادہ قربانی کرنے کی توفیق ملے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے

نصف سے زیادہ

دوستوں کو پہلے کی نسبت زیادہ قربانی کرنے کی توفیق دے رہا ہے۔ اور جن کو قربانی میں بڑھنے کی توفیق نہیں ملی۔ ان کو اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے۔ اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف زیادہ جھکنا چاہیئے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ان کی سستیوں اور کمزوریوں کو دور کرے۔ اور قربانیوں میں قدم آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

گذشتہ سال

یعنی تحریک جدید کے بارھویں سال گذشتہ سالوں کی نسبت جماعت نے بہت اچھا کام کیا ہے

اور اس سال ۳۰ نومبر تک ۹۲ فی صدی وعدوں کی وصولی ہو گئی۔ یہ خوشکن بات ہے۔ اور یہ چیز اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ وعدہ کرنے والوں نے اخلاص سے وعدے کئے۔ اسی لئے ان کو ان کے پورا کرنے کی توفیق ملی۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ آئندہ بھی دوست پوری توجہ کے ساتھ تحریک جدید کے کاموں میں حصہ لیں گے۔ دور اول والوں کے ۱۹ سالہ دور میں سے بارہ سال گذر چکے ہیں۔

بارہ سال قربانی کرنے کے بعد

سستی کرنا ایک افسوسناک امر ہے۔ گویا ۶۲ فی صدی زمانہ گزر چکا ہے۔ زیادہ رستہ طے ہو چکا ہے۔ اور تھوڑا رستہ باقی ہے۔

اور اب منزل قریب نظر آ رہی ہے۔ اب سست ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ پس میں جماعت قادیان اور بیرونی جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ وقت پر اپنی پوری کوشش کے ساتھ جتنی جلدی ہو سکے اپنے وعدے بھجوا دیں۔ تاکہ

اگلے سال کا بجٹ

تیار کیا جا سکے۔ گو نئے سال کا بجٹ مئی سے شروع ہوتا ہے۔ لیکن بجٹ مارچ اپریل میں بن جاتا ہے۔ اس لئے دس فروری آخری تاریخ رکھی جاتی ہے۔ اس وقت تک دفتر والوں کو ایک اندازہ ہو جاتا ہے۔ کہ ہمیں کتنی آمد کی امید ہے۔ اور پہلے کی نسبت وعدوں میں کمی ہے۔ یا زیادتی ہے۔ جو خرچ ہم کر چکے ہیں۔ وہ تو روکے نہیں جا سکتے۔ اور نہ ہی ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے کسی ایک جگہ پر ٹھہر نا پسند کرتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ ساٹھ مبلغ جا چکے ہیں۔ اور ارادہ ہے کہ

یہ تعداد سو تک پہنچ جائے

لیکن پھر بھی اگلی زیادتی میں بجٹ کے اندازہ کو اور چندوں کی رفتار کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے۔ اس بجٹ کے مطابق سکیم تیار کی جاتی ہے۔ اور جب تک بجٹ تیار نہ ہو۔ کسی سکیم کو چلایا نہیں جا سکتا۔

دوسرا سوال

دفتر دوم کا ہے۔ گذشتہ سال دفتر دوم میں پچانوے ہزار کے وعدے تھے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ دفتر دوم ابھی اس قابل نہیں ہوا۔ کہ وہ دفتر اول کا بوجھ اٹھا سکے۔ اس سال تحریک جدید کا بجٹ چار لاکھ سے کم نہیں ہوگا۔ اور ابھی چھ سال دور اول کے باقی ہیں۔ نہ معلوم ان میں کتنی زیادتی ہوگی۔

اور پچانوے ہزار تو چار لاکھ کا چوتھا حصہ بھی نہیں۔ اس لحاظ سے دفتر دوم کی آمد بہت کم ہے۔ اور یہ رفتار تسلی بخش نہیں۔ جب تک

اگلی نسل

قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش نہیں کرتی۔ اور پہلوں سے قدم آگے نہیں رکھتی۔ اس وقت تک ہم اپنے آپ کو کامیاب نہیں سمجھ سکتے۔ تحریک جدید میں صرف حصہ لے لینے سے انسان کو عزت حاصل نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی تحریک جدید کے نام میں کوئی عزت ہے۔ بلکہ اس نام کے پیچھے جو روح کام کر رہی ہے۔ وہ قابل عزت ہے۔ یعنی انسان اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر

جان۔ مال۔ جائیداد اور عزت

ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہو جائے۔ اگر یہ نہیں تو پھر تحریک میں صرف چند روپے دے کر انسان اللہ تعالیٰ کا مقرب نہیں بن سکتا۔ بلکہ اس کا اپنی طاقت کے مطابق قربانی کرنا اس کو اللہ تعالیٰ کا مقرب بناتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ دفتر دوم میں حصہ لینے والے بہت کم ہیں۔ اور ان کے چندے کی وصولی کی رفتار اور بھی سست ہے۔ میں تو یہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہ ہماری نسلیں ہم سے بڑھ کر قربانی کرنے والی ہوں۔ اور ہمارا قدم کسی رنگ میں بھی پیچھے کی طرف نہ پڑے۔ اور آج تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے

جماعت کا قدم

ہر رنگ میں آگے کی طرف پڑ رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جہاں ایسے مخلص لوگ تھے۔ کہ وہ اپنی آمدین سے نصف سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر قربان کر دیتے تھے۔ وہاں آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو کہ نصف آمد یا نصف آمد سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں

پیسہ فی روپیہ

چندہ تھا۔ اس کے بعد دو پیسے فی روپیہ ہوا پھر تین پیسے فی روپیہ ہوا۔ اور اب چار پیسے فی روپیہ ہے۔ یہی شکل وصیت کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بہت تھوڑے لوگ موصی تھے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے

ہزاروں کی تعداد

میں موصی ہیں۔ اور چندہ تو آنہ کی بجائے پانچ پیسے فی روپیہ سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ چندہ جلسہ سالانہ بھی ایک مستقل چندہ ہے۔ اس کو ملا کر پانچ پیسے فی روپیہ بن جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید جاری ہو گئی ہے اور جماعت یہ تمام قسم کے بوجھ اٹھاتی جا رہی ہے اور اس کا قدم دن بدن ترقی کی طرف پڑ رہا ہے۔ اگر انسان وفاداری کر سکتا ہے۔ اور وفاداری کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کیوں وفاداری نہ کریگا۔ بلکہ وہ تو تمام دنیا سے بڑھ کر وفادار ہے اور کوئی چیز اسکی طرح وفادار نہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں۔ کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے لئے قربانیاں کرینگے۔ وہ قربانیاں ان کے لئے اس دنیا میں بھی بڑی بڑی برکتوں کا موجب ہوں گی اور اگلے جہان کا اندازہ نہ تم لگا سکتے ہو۔ اور نہ میں لگا سکتا ہوں۔ پھر وقف زندگی کا مطالبہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں باقاعدہ طور پر کوئی ایک مبلغ بھی نہ تھا۔ اور اب خدا تعالےٰ کے فضل سے ہندوستان میں اور ہندوستان سے باہر اڑھائی سو مبلغ کام کر رہے ہیں۔ اور بہت سے جانے کے لئے تیار ہیں۔ اور کچھ تیاری کر رہے ہیں اور کافی تعداد میں ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اپنی

زندگیاں وقف کی ہوئی ہیں

اور وہ اشارہ کے منتظر ہیں۔ وقف زندگی کرنے کے جذبہ کا احساس دوسری قومیں نہیں کر سکتیں۔ کیونکہ ان میں یہ روح نہیں لیکن ہماری جماعت میں خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کی مثال دوسری قوموں میں نہیں مل سکتی۔ بعض آدمی ایسے ہیں۔ جو مستقل ملازمتیں چھوڑ کر آئے ہیں۔ اور وہ ہزار بارہ سو کے گریڈ میں کام کر رہے تھے۔ اور یہاں آکر انہوں نے سو ڈیڑھ سو روپیہ لے کر اسی پر قناعت کی۔ اور بعض وکلاء ہیں۔ جو کہ ہزار بارہ سو روپیہ ماہوار کما سکتے تھے۔ اور یہاں آکر ساٹھ ستر روپے پر گزارہ کر رہے ہیں۔ پس اللہ تعالےٰ کے فضل سے

ہر رنگ میں ترقی

ہو رہی ہے۔ اور جماعت دن بدن اپنے اخلاص میں ترقی کر رہی ہے۔ بعض دفعہ کسی خاص نقص یا خاص خرابی کی طرف جماعت کو متوجہ کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا۔ کہ جماعت کا قدم پیچھے کی طرف آ رہا ہے۔ بلکہ اس سے مراد صرف جماعت کو آگاہ کرنا ہوتا ہے۔ ورنہ میں دیکھتا ہوں کہ جس طرح پروانے شمع کے گرد جمع ہوتے ہیں۔ اور ایک دوسرے سے جلنے میں سبقت کرتے ہیں۔ اسی طرح سینکڑوں ہزاروں لوگ اللہ تعالےٰ کی راہ میں

دیوانہ وار فنا ہونے کو تیار

ہیں۔ اور جب وہ مجھے ملنے کے لئے آتے ہیں۔ مجھے ان کی حالت کو دیکھ کر ان پر رشک آتا ہے۔ آنکھوں میں آنسو ہوتے ہیں۔ جسم کانپ رہا ہوتا ہے۔ اور پوچھتے ہیں کہ کس گناہ کی شامت ہے ہمیں قبول نہیں کیا جا رہا۔ حالانکہ وہ بڑے بڑے عہدوں پر ملازم ہوتے ہیں۔ اور بڑی بڑی تنخواہیں پاتے ہیں۔ لیکن وہ اس دنیوی ترقی کو نہایت حقیر سمجھتے ہیں۔ اور وہ جانتے ہیں۔ کہ اصلی عزت خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت سے حاصل ہوتی ہے جس جماعت میں ایسے لوگ ہوں۔ اللہ تعالےٰ اس

جماعت کا خود محافظ

ہوتا ہے۔ اور اس جماعت کو آپ ترقی دیتا ہے۔ لیکن دوسرا طبقہ جن کو زندگیاں وقف کرنے کی توفیق نہیں ملی۔ ان کو چاہئے کہ وہ مالی قربانیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ اور مالی قربانیاں کر کے یہ ثابت کر دیں۔ کہ

ہم مردہ نہیں

ہیں۔ ہم میں بھی روحانیت ہے۔ اور یہ تبھی ثابت ہو سکتا ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ قربانی کریں۔ دوسرے دفتر دوم والوں کو چاہئے۔ کہ وہ ایک دوسرے سے بڑھ کر حصہ لیں۔ اور ایک دو سال کے اندر اندر اپنے وعدے چار لاکھ تک پہنچا دیں۔ اور جب چھ سال دفتر اول والوں کے ختم ہوں۔ تو وہ ان کے بوجھ کو بغیر کسی کی مدد کے اٹھا سکیں۔ جہاں تک غیرت کا سوال ہے۔ دفتر دوم کے اخراجات کا بوجھ دفتر دوم والوں کو ہی اٹھانا چاہیئے دفتر اول والوں نے اپنی قربانیوں سے اپنا بوجھ خود اٹھایا۔ اور ساتھ کچھ ریزرو فنڈ بھی قائم کیا۔ کل کو یہ کتنی شرم کی بات ہوگی کہ دفتر دوم والے یہ کہیں کہ ہماری ضروریات بھی دفتر اول والوں کے ریزرو فنڈ سے پوری کی جائیں۔ کسی شاعر نے کیا عمدہ کہا ہے کہ ؎

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است
رفتن بپائے مردی ہمسایہ در بہشت

یعنی جنت میں دوسرے کی مدد سے جانا دوزخ میں جانے کے برابر ہے۔ پس کوئی غیرت مند یہ پسند نہیں کرتا۔ کہ وہ کسی دوسرے کے سہارے پر زندہ رہے۔ اس لئے دفتر دوم والوں کو یہ امید نہ رکھنی چاہیئے کہ ہمارا بوجھ دفتر اول والے یا دفتر سوم والے اٹھائیں گے۔ بعض لوگ یہ حساب لگانا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ ہمارا ریزرو فنڈ ہے۔ اس سے ہی پوری کی جا سکتی ہے اس قسم کے حساب لگانا ادنیٰ درجہ کے آدمیوں کا کام ہے۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ ایک شخص دوسرے آدمی سے یہ امید لگائے بیٹھا رہے کہ وہ میرا بوجھ اٹھائے گا۔ تم

صحابہ کو دیکھو

ان میں یہ احساس کس قدر موجزن تھا کہ ہر شخص کو اپنا بوجھ خود اٹھانا چاہیئے۔ اور کسی کا سہارا نہیں ڈھونڈنا چاہیئے ایک صحابی رض کے متعلق آتا ہے۔ کہ میدان جنگ میں عین لڑائی کے وقت ان کا کوڑا گر گیا۔ وہ گھوڑے پر سوار تھے اور فوج کو لڑوا رہے تھے۔ ایک دوسرا سپاہی اس خیال سے کہ آپ کے کام میں ہرج واقعہ نہ ہو۔ کوڑا اٹھانے کے لئے جھکا۔ کوڑے والے نے اسے آواز دے کر کہا کہ تجھے خدا کی قسم ہے میرا کوڑا نہ اٹھانا

میں خود اٹھاؤنگا

پھر وہ گھوڑے سے اترے۔ اور اتر کر کوڑا اٹھایا۔ اور گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ اور اس شخص کو جو کوڑا اٹھانے کے لئے جھکا تھا کہنے لگے۔ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہ عہد کیا تھا۔ کہ میں کسی سے سوال نہیں کرونگا۔ یعنی گو میں نے آپ سے سوال نہیں کیا۔ لیکن عملی رنگ میں یہ سوال ہی تھا۔ اور میں نے یہ برداشت نہ کی۔ کہ میں نے جو عہد رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کیا تھا۔ وہ ٹوٹے۔ میں اسے

آخر دم تک

نبھانا چاہتا ہوں۔ یہ غیرت ہے جو انسان کو قربانیوں پر برانگیختہ کرتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا دار لوگ بھی اپنی روایتوں کو برقرار رکھنے کی انتہائی کوشش کرتے ہیں۔ اور وہ کسی حالت میں بھی اپنے وقار پر حرف نہیں آنے دیتے۔ اور کسی کا سہارا نہیں لیتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنایا کرتے تھے۔ کہ آپ کے دادا ایک دنیادار آدمی تھے۔ وہ اسی سال کی عمر میں حبش کی مرض سے فوت ہوئے۔ آخری [illegible] بار بار قضائے حاجت کے لئے جانا پڑتا تھا۔ مرنے سے ایک دو گھنٹے پہلے جبکہ وہ بہت کمزور ہو چکے تھے قضائے حاجت کے لئے اٹھے تو نوکر نے اس خیال سے کہ کمزوری بہت ہے کہیں گر نہ جائیں۔ آپ کا بازو پکڑ لیا۔ آپ نے اس کے ہاتھ کو پرے جھٹک کر کہا میں

تمہارا سہارا

نہیں لینا چاہتا۔ یہ ایک دنیادار شریف آدمی کی غیرت ہے مومن کامل کی غیرت اس سے بہت زیادہ ہونی چاہیئے۔ پس دفتر دوم والوں کو چاہئے۔ کہ وہ بھی غیرت کا ثبوت دیں۔ اور کہدیں کہ ہم کسی دوسرے کا سہارا نہیں لیں گے۔ بلکہ ہم پر جو بوجھ پڑے گا ہم اسے برداشت کریں گے اور دفتر اول والوں یا دفتر سوم والوں کے ریزرو فنڈ سے اپنی ضروریات پوری نہیں کرینگے۔ جیسا کہ میں پہلے کئی دفعہ بتا چکا ہوں۔ جب دفتر اول کا کام ختم ہو جائیگا تو دفتر سوم شروع کر دیا جائے گا۔ تاکہ دفتر سوم کام چلاتا رہے۔ اور دفتر سوم اپنا ریزرو فنڈ جمع کرتا رہے۔ اور جب دفتر دوم کا کام ختم ہو دفتر سوم اس قابل ہو۔ کہ اس بوجھ کو اٹھا سکے۔ پس اگر دفتر دوم والے دفتر اول والوں کے ریزرو سے یا دفتر سوم والوں کی مدد سے بوجھ اٹھائیں۔ تو وہ

پست حوصلہ اور دون ہمت

ہونے کی مثال قائم کرنے والے ہوں گے۔ جب تک یہ روح نوجوانوں میں کام نہیں کرتی۔ اور جب تک وہ اس قابل نہیں بنتے کہ اپنا کام اپنے وقت میں اپنے قائم کردہ فنڈ سے چلائیں۔ اس وقت تک وہ گردن اونچی کر کے قوم کے سامنے یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ غیرتمند ہیں۔ پس نوجوانوں کو اپنے عزم بلند کرنے چاہئیں۔ اور اپنے حوصلے بلند کرنے چاہئیں۔ تاکہ گزشتہ جماعتوں کی طرح ان کی نظر اوپر سے نیچے کی طرف آئے۔ جیسے پہاڑ پر چلنے والا آدمی نیچے کی طرف دیکھتا ہے۔ دوسری بات جس کی طرف جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اس سال ہمارے

پچاس واقفین

جو کہ بطور دیہاتی مبلغین کے تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ تعلیم سے فارغ ہو جائیں گے۔ اور تبلیغ کرنے کے لئے مختلف مقامات پر متعین کر دیئے جائیں گے آئندہ سال کے لئے ہمیں کم از کم پچاس اور مبلغین کی ضرورت ہے۔ مجھے اس کے متعلق اطلاع نہیں دی گئی۔ کہ کتنی درخواستیں اب تک موصول ہوئی ہیں۔ چونکہ تحریک تو میں نے کرنی ہوتی ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ مجھے رپورٹ پہنچتی رہے۔ لیکن نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے ابھی تک مجھے کوئی اطلاع نہیں ملی۔ ایک مسل کے ذریعہ مجھے سرسری طور پر یہ علم ہؤا ہے۔ کہ پندرہ سولہ درخواستیں آ چکی ہیں۔ اور اب ممکن ہے۔ بیس ۲۰ پچیس ۲۵ ہو گئی ہوں۔ لیکن ہمیں

کم از کم پچاس

آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جن لوگوں کی اتنی تعلیم نہیں۔ کہ وہ اعلیٰ درجہ کے مبلغ بن سکتے ہوں۔ اور وہ اپنے دل میں خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں۔ ایسے لوگوں کے لئے یہ بہترین موقعہ ہے۔ ہم دیہاتی مبلغین میں مڈل پاس و اردو پرائمری پاس آدمیوں کو بھی لے لیتے ہیں۔ کچھ عرصہ ان کو دینی مسائل سکھائے جاتے ہیں۔ اور کچھ طب پڑھائی جاتی ہے۔ اس کے بعد انہیں پنجاب کے مختلف دیہات میں کام پر لگا دیا جاتا ہے۔ اور جہاں تک ہم نے تجربہ کیا ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمارا یہ تجربہ بہت کامیاب رہا ہے۔ کئی جماعتیں ایسی تھیں جو کہ چندوں میں سست تھیں۔ اب ان میں

بیداری پیدا ہو گئی

پہلے سال صرف پندرہ آدمی اس کلاس میں شامل ہوئے تھے۔ اور پچھلے سال پچاس شامل ہوئے اس سال چاہیئے کہ ستر طلباء تو اس جماعت میں داخل ہوں۔ اور پھر ... میں ایک سو بیس ۱۲۰ دیہاتی مبلغ تیار کئے جائیں۔ اگر اس طرح ترقی کی طرف قدم اٹھایا جائے۔ تبھی کامیابی ہو سکتی ہے۔ مبلغ بنانا جماعت کا کام ہے۔ اور تبلیغ کا کام جماعت نے ہی کرنا ہے۔ آسمان سے فرشتے آ کر نہیں کریں گے۔ اور نہ ہی دوسری قوموں کے آدمی آ کر کریں گے۔ کیا ہم وفات مسیح اور صداقت مسیح موعودؑ کی تبلیغ کے لئے کچھ

ہندوؤں۔ سکھوں اور عیسائیوں

کو مبلغ بنا سکتے ہیں۔ اگر ہم ان قوموں میں سے مبلغ رکھنا منظور بھی کر لیں۔ تو وہ لوگ جن کے دلوں میں ایمان ہوگا۔ وہ کبھی بھی اس کام کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ اور اگر باوجود ایک مذہب پر ایمان رکھنے کے کوئی شخص دوسرے مذہب کی تبلیغ کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ تو وہ اپنے مذہب کے ساتھ غداری کرتا ہے۔ اور جو شخص اپنے

مذہب سے غداری

کرتا ہے۔ وہ تمہارے ساتھ کیونکر وفاداری کر سکتا ہے۔ اصل چیز تو ایمان ہے۔ اگر کوئی شخص پیسے لے کر اپنا ایمان بیچتا ہے۔ تو ایسے شخص سے کسی کو بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ سال میں بیسیوں چٹھیاں میرے پاس آتی ہیں۔ کہ ہم اپنے مذہب سے بیزار ہیں۔ ہمیں بتایا جائے کہ اگر ہم آپ کے مذہب میں داخل ہوں۔ تو ہمیں کیا دیا جائیگا۔ میں ایسے لوگوں کو یہی جواب دیا کرتا ہوں۔ کہ

پہلے آپ دیانتدار بنیں

اور پھر قربانی کی نیت سے مذہب تبدیل کریں۔ تو خدا تعالےٰ آپ کو جزا دے گا۔ کوئی بندہ کسی کو کیا جزا دے سکتا ہے۔ دین کا بدلہ خدا تعالےٰ ہی دے سکتا ہے۔ اگر تو کسی لالچ کی وجہ سے آپ مذہب چھوڑنا چاہتے ہیں۔ تو ایسا نہ کریں۔ اور اپنے مذہب سے وفاداری کریں۔ اور اگر حقیقت میں اسلام کو آپ سچا سمجھتے ہیں تو

سچائی کے لئے قربانی

کریں۔ چونکہ ہم کسی ایسے شخص کو جو لالچ کی وجہ سے مذہب تبدیل کرنا چاہتا ہے۔ شامل نہیں کرتے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت اخلاص میں ترقی کر رہی ہے۔ ورنہ اگر ہم روپیہ کا لالچ دیکر لوگوں کو اپنی جماعت میں شامل کرنا چاہیں۔ تو ہزاروں لاکھوں آدمی ہمیں مل سکتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگ اللہ تعالےٰ کے سلسلہ کے لئے بجائے مفید ہونے کے مضر ہوتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے جیسا کہ کسی اچھے تیراک کے گلے میں پتھر باندھ دیا جائے کہ وہ بجائے اس کے کہ تیرنے میں مدد دے۔ اس کے ڈوبنے کا موجب ہوگا۔ پس جب ہم دوسروں سے یہ کام نہیں لے سکتے۔ تو جماعت کو خود اپنی

ذمہ واری کا احساس

کرنا چاہیئے۔ اور تمام جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ہر سال ایک دو آدمی بھجوانے کی کوشش کریں۔ اس وقت ہماری جماعت کئی ہزار گاؤں میں ہے۔ اور ایک ہزار کے قریب تو انجمنیں ہیں۔ اور بعض انجمنوں میں آٹھ دس گاؤں شامل ہوتے ہیں۔ اور دیہاتی جماعتوں میں اگر مبلغین نہ پھیلائے جائیں۔ تو ان کی تربیت و اصلاح نہیں ہو سکتی۔ اور چونکہ ہماری جماعت کے افراد بھی عام مسلمانوں میں سے آتے ہیں۔ اس لئے بعض لوگوں کو نماز سکھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض کو نماز کا ترجمہ پڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور

احمدیت کے مسائل

جب تک بار بار ان کے سامنے بیان نہ کئے جائیں۔ وہ سمجھ ہی نہیں سکتے۔ کہ احمدیت کیا چیز ہے۔ بلکہ بعض لوگ تو باوجود سمجھانے کے بھی نہیں سمجھ سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ عورتوں میں درس دینا شروع کیا۔ ایک خاتون جو کہ نابھ سٹیٹ سے آئی ہوئی تھیں۔ بڑے شوق کے ساتھ درس میں شریک ہوتیں۔ اور سب سے آگے بیٹھتیں پندرہ بیس دن تک آپ ضرورت نبوت۔ ماموریں کی صداقت کے دلائل۔ معیار صداقت اور وفات مسیح پر لیکچر دیتے رہے۔

پندرہ بیس دن کے بعد

آپ کو خیال آیا۔ کہ عورتوں کا امتحان لینا چاہیئے۔ کہ وہ کچھ سمجھتی بھی ہیں یا نہیں۔ آپ نے اسی خاتون سے جو نابھ سٹیٹ سے آئی ہوئی تھیں اور سب سے آگے بیٹھا کرتیں۔ پوچھا۔ کہ تم بتاؤ میرے ان لیکچروں سے کیا سمجھی ہو۔ اس عورت نے نہایت سادگی سے جواب دیا کہ "کوئی نماز روزے دیاں گلاں ای کردے ہووگے۔ ہور کی کہنا سی"۔ یعنی آپ کوئی نماز روزے کے متعلق ہی وعظ کرتے ہونگے اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نے اس خاتون کا جواب سنکر آئندہ کے لئے اس درس کو بند کر دیا۔ کہ جب یہ سمجھ ہی نہیں سکتیں تو ان میں درس دینا تو تضیع اوقات ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی نے اس خاتون کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ذکر کیا کہ ایک ماموِر آیا۔ تو انہوں نے کہا۔ چلو ہم بھی مان لیتے ہیں۔ یا ہو سکتا ہے کہ ان کے خاوند احمدی ہوں اور اس وجہ سے وہ بھی احمدی ہو گئی ہوں۔ لیکن ان کو ابھی احمدیت کی تعلیم اور اس کے مسائل سے واقفیت ہی نہ تھی۔ اس لئے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیکچروں کو سمجھ نہ سکی۔ پس جب تک ایسے لوگوں کی تربیت نہ کی جائے۔ اور ان کو

مسائل سے آگاہ

نہ کیا جائے۔ وہ علم و عرفان کی باتوں کو کیسے سمجھ سکتے ہیں۔ وہ تو یہی سمجھیں گے کہ الف لیلیٰ سنائی جا رہی ہے۔ جماعت میں علم پیدا کرنے کے لئے۔ جماعت میں تنظیم پیدا کرنے کے لئے جماعت کو بیدار کرنے کے لئے ہمیں دیہاتی مبلغوں کی اشد ضرورت ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر گاؤں میں اپنا ایک ایک مبلغ بٹھائیں۔ اور کوئی جگہ ایسی نہ رہے۔ جہاں ہمارا مبلغ موجود نہ ہو۔ لیکن اگر حالت یہ ہو۔ کہ ہم تو سکھانے کو تیار ہوں۔ ہم تو مبلغ بنانے کو تیار ہوں۔ لیکن آدمی ہی نہ ہوں۔ تو

ہم سکھائیں کسے

اور مبلغ کسے بنائیں۔

پس تمام جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس تحریک کو دوستوں میں پھیلائیں۔ اور اسی ماہ کے اندر اندر ایسے لوگوں کے نام بھجوا دیں۔ جو کہ دیہاتی مبلغین میں کام کرنا چاہتے ہوں۔ یا اگر اللہ تعالےٰ کسی کے دل میں خود یہ تحریک پیدا کرے۔ تو ایسے انسان کو بھی دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ اور اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کر دینا چاہیئے۔ جتنی جلدی ہو سکے۔ ہمارے پاس نام پہنچ جانے چاہئیں۔ تاکہ ہم کلاس شروع کرا سکیں۔ اور شامل ہونے والے ابتداء سے ہی کلاس میں شامل ہو جائیں۔ بعد میں آنے والے اپنی تعلیم میں کمی محسوس کرتے ہیں۔ اور ساتھ نہیں سکتے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ جنوری کے آخر یا فروری کے شروع میں

یہ کلاس جاری کر دی جائے

جو لوگ بعد میں آئیں گے وہ تعلیم میں پیچھے رہ جائیں گے۔ میں نے دیکھا ہے کہ جو دوست چار پانچ ماہ کے بعد آتے ہیں۔ وہ کلاس میں چل نہیں سکتے۔ اور پھر معذرت شروع کر دیتے ہیں۔ کہ ہم یکدم اتنا بوجھ نہیں اٹھا سکتے اور ہم کلاس کے ساتھ چل نہیں سکتے۔ ابتداء میں شامل ہونا ان کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔ ہمارے لئے بھی فائدہ مند ہے۔ اور سلسلہ کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔ ہمارے لئے اس طرح فائدہ مند ہے۔ ہم آسانی سے ان کی پڑھائی ختم کرا سکتے ہیں۔ اور ان کے لئے اس طرح فائدہ مند ہے۔ کہ وہ آسانی سے اپنا کورس ختم کر سکتے ہیں سلسلہ کو یہ فائدہ ہے۔ کہ وہ زیادہ علم حاصل کر کے

زیادہ اچھے مبلغ

ثابت ہوں گے۔ پس میری اس تحریک کو جماعت میں اچھی طرح پھیلایا جائے۔ اور یہ کوشش کی جائے کہ زیادہ سے زیادہ دوست اپنی زندگیاں دیہاتی مبلغین کے طور پر وقف کریں ہم دیہاتی مبلغین کی تعداد کو انشاء اللہ بڑھاتے جائیں گے پہلے ایک ہزار پھر دو ہزار۔ پھر تین ہزار پھر چار ہزار۔ اس طرح جتنا ہو سکے گا۔ اس تعداد کو بڑھانے کی کوشش کی جائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان میں ہی آٹھ لاکھ گاؤں ہیں اور اگر فی گاؤں ایک مبلغ رکھا جائے تو آٹھ لاکھ ذہن ہو گئے۔ چھوٹے چھوٹے شہروں میں گاؤں کی نسبت دس دس گنے۔ بیس بیس گنے آبادی ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے دو لاکھ مبلغ شہروں کے لئے درکار ہیں یہ

کل دس لاکھ

بنتے ہیں۔ اگر ہمارا دس لاکھ آدمی کام کر رہا ہو۔ تو پھر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں تبلیغ کرنے کا انتظام کر لیا ہے بے شک دنیادار لوگوں کی نظروں میں ہماری یہ باتیں خواب و خیال نظر آتی ہیں۔ لیکن مومن کے نزدیک یہ خواب و خیال نہیں بلکہ یقینی ہیں کیونکہ اس کی طرف سے کوشش میں کوئی کمی نہیں ہوتی اس لئے وہ یقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل میں بھی کمی نہیں رہے گی۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم قربانیاں کرتے چلے جاؤ گے لیکن اللہ تعالیٰ بیٹھا ہوا تماشہ دیکھتا رہیگا۔ دنیوی کاموں میں ایک فیصدی کام تم کرتے ہو اور

ننانوے فیصدی اللہ تعالیٰ

تمہارے لئے کرتا ہے۔ جن کا غذوں پر لکھا ہوا تم علم حاصل کرتے ہو وہ اللہ تعالیٰ نے بنائے جن استادوں سے تم علم پڑھتے ہو وہ اللہ تعالیٰ نے بنائے۔ جو علم تم پڑھتے ہو وہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ ہیں۔ جن دماغوں میں تم ان کو حفظ کرتے ہو وہ اللہ تعالیٰ نے بنائے۔ تم صرف اتنا کرتے ہو کہ ان علوم کو رٹ لیتے ہو۔ اگر دنیوی کاموں میں اللہ تعالیٰ تمہاری ننانوے فیصدی مدد کرتا ہے تو دینی کاموں میں وہ کیوں تمہاری مدد نہ کرے گا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دینی کاموں میں اللہ تعالیٰ ایک لاکھ میں سے ننانوے ہزار نو سو ننانوے حصہ خود کرتا ہے اور لاکھ میں سے ایک حصہ تم کرتے ہو۔ پس یہ خواب کی باتیں نہیں بلکہ یقین پر مبنی ہیں۔ تم میں سے بہت سے لوگ ابھی زندہ ہوں گے کہ ان باتوں کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھیں گے۔ اور دنیا ختم نہیں ہوگی جب تک کہ ہر گاؤں اور ہر قصبہ میں اور شہر میں احمدی مبلغ پہنچ نہ جائیں۔ یہ خدا تعالیٰ کی باتیں ہیں اور ضرور پوری ہو کر رہیں گی اور

کوئی طاقت

ان کو پورا ہونے سے روک نہیں سکتی۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم اپنی پوری کوشش کے ساتھ اپنے زمانہ کی ضروریات کو پورا کرتے جائیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہر ایک جماعت یہ کوشش کرے گی کہ وہ جلد سے جلد ایک دو یا اس سے زیادہ جتنے آدمی مل سکیں پیش کرے۔ ہم ہر سال اس کلاس کو بڑھانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے چاہا تو ہوتے ہوتے یہ کلاس

ایک ہزار سالانہ

تک پہنچ جائے گی۔ اور پھر اس سے بڑھنا شروع کرے گی۔ جماعتوں کی تربیت و اصلاح کرنے اور تعلیم کو فروغ دینے کے لئے تو ا مبلغ فی سال کچھ بھی نہیں۔ ہر سال جماعتیں دینی ضروریات پیش کرتی رہتی ہیں۔ لیکن ہمارے پاس اتنے آدمی ہی نہیں کہ ہم ان کی ضروریات کو پورا کر سکیں۔ پس جماعت کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ پچھلے سال کی نسبت بہرحال اس سال زیادہ آدمی اس کلاس میں شامل ہوں۔ اگر پچھلے سال پچاس آدمیوں کی کلاس تھی تو اس سال ستر اسی کی کلاس ہو۔ اگر ہم ہر سال پچاس دیہاتی مبلغ ہی تیار کریں تو

دس سال میں جاکر

ہمارے پاس پانچ سو دیہاتی مبلغ ہوں گے حالانکہ

ہماری ضرورت ایک ہزار فی سال

سے بھی پوری نہیں ہوتی۔ اب وقت تھوڑا رہ گیا ہے جماعت کو چاہیئے کہ جتنی جلدی ہو سکے ایسے مخلصین کے نام بھجوا دے جو کہ اس تحریک میں شامل ہونا چاہتے ہوں۔ اور وہ مخلصین جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ یہ تحریک پیدا کرے انکو بھی ناموں کے بھجوانے میں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ اور یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ اگر پچھلے سال پچاس آدمی اس کلاس میں شامل ہوئے تو اس سال اس سے ڈیوڑھے یا دگنے شامل ہوں کیونکہ اس سے کم میں ہماری ضرورت کسی طرح پوری نہیں ہو سکتی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی

مجلس علم و عرفان

تبلیغ کی اہمیت

قادیان ۲۸ ہاملیح آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس میں رونق افروز ہو کر جو اہم امور ارشاد فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔

فرمایا۔ مجھے آج دیہاتی مبلغین جو باہر جا رہے ہیں ملنے آئے تھے۔ میں ان کے متعلق جتنا غور کرتا ہوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ تجویز ہماری جماعت کے لئے نہایت ہی اہم اور مفید ثابت ہوئی ہے اگر ہم غور کریں کہ ہماری جماعت کی ترقی کس نسبت سے کن لوگوں کے ذریعہ سے ہوئی ہے۔ تو معلوم ہوگا کہ اس ترقی میں مبلغین کا بہت کم دخل ہے گویا صرف ایک دو فیصدی اور باقی اٹھانوے فیصدی ترقی دوسرے لوگوں کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ مبلغین میں قابلیت نہیں۔ یا ان میں تقویٰ نہیں۔ بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ اتنے مبلغین ہو ہی نہیں سکتے کہ وہ ہر جگہ پہنچ کر تبلیغ کر سکیں۔ دیہاتی مبلغین سے قبل سارے ہندوستان کے لئے صرف تیس ۳۰ مبلغین تھے ہندوستان کا رقبہ تیس لاکھ مربع میل کے قریب ہے۔ یعنی ایک لاکھ مربع میل کے لئے ایک مبلغ مقرر کیا جاتا تھا۔ اور یہ اتنا وسیع رقبہ ہے کہ ایک مبلغ اپنی ساری عمر میں پھر ہی نہیں سکتا۔ اصل میں مبلغین کے تیار کرنے پر بہت سے مصارف آ جاتے ہیں۔ جو ایک غریب جماعت کے لئے ناقابل برداشت ہیں۔ ہماری جماعت میں زیادہ تعداد زمینداروں کی ہے اور ہمارے ملک میں زمیندار بہت تنگ دستی کی حالت میں گذارہ کرتے ہیں۔ اگر ایک آدمی کی اوسط آمدن نکالی جائے تو وہ صرف ڈیڑھ آنہ روزانہ بنتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ مقدار ایک آدمی کے لئے کسی صورت میں بھی کافی نہیں ہو سکتی۔ اس سے تو وہ صرف اپنا پیٹ بھی نہیں بھر سکتا چہ جائیکہ اپنے ننگ کو ڈھانپے یا دوسری حاجتوں کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔

پس ایسے غریب ترین ملک کی غریب ترین جماعت کے لئے یہ کام نہ صرف مشکل ہے بلکہ ناممکن ہے۔ ایسی غربت کی حالت میں ان سے چندہ جمع کر کے تبلیغ کا کام کرنا ایک جادوگری ہے جو عقلاً بالکل ناممکن ہے۔ لیکن پھر بھی ہماری جماعت ایسا کام کر رہی ہے جو معقول حد تک [illegible] تو میسر نہیں ہوا۔ اصل وجہ یہ ہے کہ ہمارے لوگ قربانی کرتے ہیں۔ اور وہ ایثار و بے غرضی میں اڑ جاتے ہیں۔ لیکن کچھ بھی ہو ہماری جماعت کی مالی حالت کتنی بھی کمزور ہو۔ ہم نے بہرحال یہ کام کرنا ہے اور اپنے موجودہ ذرائع اور اسباب سے ہی کرنا ہے

ایک لمبے تجربہ کے بعد جب میں نے یہ دیکھا کہ ہم اتنے مبلغ تیار نہیں کر سکتے جو دنیا کی ضرورت کو پورا کر سکیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں دیہاتی مبلغین کی سکیم ڈال دی۔ چنانچہ اس کے مطابق ہم نے کام شروع کر دیا ہے پہلے سال پندرہ مبلغ تیار ہوئے تھے اور اس سال پچاس ہوئے ہیں اور ان ۶۵ مبلغین کی وجہ سے تیس ہزار روپیہ سالانہ کا بار جماعت پر پڑ جائے گا۔ اور اگر یہ تعداد آئندہ سالوں میں دو تین سو تک بڑھا دی جائے تو پھر ڈیڑھ لاکھ کا خرچ سالانہ جماعت کو برداشت کرنا ہوگا۔ جس کی اندریں حالات جماعت میں استعداد نہیں ہے۔ ہاں اگر یہ مبلغین ہمت اور نیک نیتی سے کام کریں تو یہ ڈیڑھ لاکھ کا بار بار نہیں رہیگا بلکہ آمد کی صورت اختیار کرے گا۔ گویا وہ اپنی آمد خود پیدا کر سکتے ہیں۔ اول تو ان کی وجہ سے جماعتوں میں بیداری پیدا ہو جائے گی اور وہ زیادہ چندے دینے شروع کر دیں گے۔ دوسرے چندہ دینے والے لوگوں کی کثیر تعداد جماعت میں داخل کریں گے۔ اور اس طرح جو آمد ہوگی۔ ہم اس کے مطابق مبلغین کی تعداد بڑھاتے جائیں گے حتیٰ کہ یہ سلسلہ چلتا چلا جائے گا۔

دیہاتی مبلغین کی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا بے شک انہوں نے صرف ایک سال ہی پڑھا ہوگا۔ لیکن یہ صاف بات ہے کہ ان کی تعلیم ان سے تو زیادہ ہوگی جن میں انہوں نے جا کر کام کرنا ہے۔ گو ان کی تعلیم کے متعلق میری یہ تجویز ہے کہ ریفریشر کورس کے طور پر انہیں کبھی کبھی بلا کر مزید تعلیم دی جاتی رہا کرے۔ تاکہ ان کا علم بڑھتا رہے۔ اور وہ نئے نئے مسائل اور دلائل

(بقیہ صفحہ ۸ پر دیکھیں)

وصیتیں

ہمارا منظور [illegible] شائع کی جاتی ہیں۔ تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر میں اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

عدد ۹۸۲۶ منکہ بڈھی بیوہ شیخ نواب دین صاحب مرحوم قوم کشمیری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۰۵ء ساکن چانگڑیاں ڈاکخانہ بھلورہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند تھا۔ وہ اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکے۔ لیکن ان کی جائیداد بعد وفات محکمہ دار القضاء قادیان نے ورثاء میں تقسیم کر دی۔ اور مجھے دار القضاء نے ایک ہزار روپیہ بعوض حق جائیداد دلایا اور بعد فیصلہ جائیداد فروخت کر دی اور میرے دو لڑکوں بشیر احمد و مجید احمد سکنہ لاہور مصری شاہ گلی نمبر ۵ مکان نمبر ۱۲۷ اور مشن ہسپتال لاہور مجید احمد سپاہی نے مجھے ایک ہزار روپیہ نقد ۱۹۴۴ء میں ادا کر دیا۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس مندرجہ بالا ایک ہزار روپیہ سے گزارہ کر رہی ہوں۔ میں اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ:۔ بڈھی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ بشیر احمد پسر موصیہ گواہ شد:۔ ولی محمد انسپکٹر وصایا۔

عدد ۹۸۲۰ منکہ حیات بی بی بیوہ امام الدین صاحب مرحوم قوم [illegible] راجپوت عمر ۷۰ سال بیعت دسمبر ۱۹۳۳ء ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ مبلغ ۳۰ روپے ماہوار ہے۔ جو کہ میرے پسران کی طرف سے بصورت کرایہ مکانات جو میرے پسران کے ملکیتی مکانات واقع آبادی کھاریاں سے حاصل ہوتا ہے [illegible] ہوتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری ملکیت ۸ تولہ زیورات طلائی ہیں ان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری وفات کے وقت اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی [illegible] انجمن احمدیہ ہوگی۔

[illegible] الامتہ:۔ نشان انگوٹھا حیات بی بی موصیہ گواہ شد:۔ محمد شفیق [illegible] ۹۶ [illegible] گواہ شد:۔ [illegible] احمدی [illegible] دار الرحمت۔

عدد ۹۸۲۱ منکہ خادم حسین ولد محمد رمضان صاحب قوم [illegible] پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت ۲۰ دسمبر [illegible] ساکن بلیوڈاکخانہ مٹھ ٹوانہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میں اس وقت ۵۰ روپے ماہوار پر ملازم ہوں۔ میں تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے علاوہ پیدا کروں۔ یا میرے مرنے پر ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ خادم حسین موصی بلو سرگودھا گواہ شد:۔ سید مبارک احمد باب الانوار گواہ شد:۔ محمد خان پاڈی پورہ

عدد ۹۸۲۲ منکہ خورشید جہاں بیگم بنت نواب الدین احمد صاحب مرحوم قوم سید عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن تھبولی ڈاکخانہ نور پور ضلع مونگیر صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ جس کی میں وصیت ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ زیورات طلائی کل وزن ۱۰ تولہ [illegible] زیور نقرئی پازیب ۲۴ تولہ۔ مہر بذمہ خاوند اڑھائی ہزار روپیہ۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی۔ الامتہ:۔ خورشید جہاں بیگم بقلم خود موصیہ گواہ شد:۔ محمد [illegible] عالم گواہ شد:۔ بشیر الدین احمد خاوند موصیہ۔

آج بتاریخ ۱۱ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میں اپنا حق مہر وصول کر چکی ہوں۔ اس وقت میرے پاس ۱۷۵ روپے نقد موجود ہیں اور دو ڈنڈیاں طلائی وزنی ایک تولہ موجود ہیں میں اس جائیداد کے ۱/۴ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ رضیہ بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ شیخ محمد رمضان پسر موصیہ۔ گواہ شد:۔ شیخ عبد الغنی سیکرٹری جماعت احمدیہ دھوری

عدد ۹۸۲۴ منکہ رضیہ بیگم بیوہ شاہزادہ صاحب قوم شیخ عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن مادھوپور ڈاکخانہ لسوٹی تحصیل پائل ضلع بستی ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ

عدد ۹۶۳۱ منکہ ناصرہ بیگم زوجہ چوہدری خوشی محمد صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ قوم جٹ لسہرا عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۵۴۳ ڈاکخانہ چک ۵۳۹ براستہ بوریوالہ ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ زیورات طلائی ۷ ۱/۲ تولہ پازیب نقرئی ۳۰ تولے حق مہر ۲۰۰ بذمہ خاوند نقد مبلغ ۴۰۰ روپیہ ہے۔ اور مبلغ ۸۰۰ روپے میرے خاوند نے دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور جو جائیداد آئندہ پیدا کروں گی۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میرے مرنے پر جس قدر اور جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی

ملک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔
الامتہ :۔ ناصرہ بیگم موصیہ بقلم خود
گواہ شد :۔ خوشی محمد بی ایس سی خاوند

موصیہ :۔ گواہ شد :۔ خورشید احمد
انسپکٹر وصایا۔

ضرورت

ہمیں ایک اچھے ماہر تجربہ کار اکونٹنٹ جو لمیٹڈ کمپنی کے کاغذات اور دیگر امور کو بخوبی سنبھال سکے کی ضرورت ہے۔

دوست اپنی درخواست معہ تصدیق امیر جماعت خاکسار کو جلد از جلد بھجوا دیں قابلیت کے مطابق تنخواہ معقول دی جائیگی۔ اگر کوئی سابقہ کارکردگی کی اسناد ہوں۔ تو وہ بھی درخواست کے ہمراہ شامل کی جائیں

بہاء الحق وکیل الصنعت و حرفت تحریک جدید

شباکن و شفائی

یہ دونوں دوائیں ملیریا اور دوسرے بخاروں کے لئے بہترین یونانی دوائیں ہیں۔ شباکن پسینہ لاکر بخار اتار دیتی ہے۔ جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ اعصاب کو طاقت بخشتی ہے۔ اور کونین کے نقصان کے بغیر جسم کو ملیریا کے بداثرات سے صاف کر دیتی ہے۔ شفائی پرانے اور سخت بخاروں میں شباکن کے ساتھ دیجائے۔ تو ان کو توڑنے میں کامیاب ہوتی ہے۔ جو بخار نہایت سخت اور ٹوٹنے میں نہیں آتے۔ کونین کے ٹیکوں سے بھی ان کو فائدہ نہیں ہوتا۔ وہ شفائی کو شباکن کے ساتھ دینے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور اعصاب کو بھی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہر گھر میں ان دواؤں کا ہونا بہت سے اخراجات سے بچالیتا ہے۔

قیمت یکصد قرص ۸/ اور پچاس قرص ۴/ شفائی درجن ۸/ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان

قادیان کو مذہبی دنیا میں امتیازی درجہ حاصل ہے

اسی طرح

سام ٹارچ کو

محنتی دنیا میں امتیازی درجہ حاصل ہے سام روز اینڈ کمپنی قادیان

پیرس گولڈ کریم	رشکِ چمن سینٹ	روپ سنوار کریم
جلد ملائم اور خوبصورتی کیلئے بہترین چیز ہے قیمت ۱۲/ ایجنٹس اور ڈیلرز کمیشن کیلئے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں	دلکش مفرح خوشبو نیز ہر قسم کے عطر حاصل کریں قیمت فی تولہ اول درجہ ۲ روپے درجہ دوم ۵/	چھائیوں۔ کیلوں دہاسے اور بدنما داغوں کا کامیاب علاج قیمت ۱۲/ فی شیشی
	حمیدیہ فارمیسی قادیان	

اعلان قضاء

ملک فیروز الدین صاحب احمدی کول مرچنٹ توجہ کریں

چونکہ ملک فیروز الدین صاحب احمدی کول مرچنٹ ساکن سابو والہ ضلع سیالکوٹ مقدمہ "خدیجہ بیگم بنام ملک فیروز الدین احمدی" میں اکثر حاضر نہیں ہوئے۔ اور لیت و لعل کرتے رہتے ہیں مورخہ ۲۹/۷/۴۵ کو ان پر قسم ڈالی گئی۔ مگر اس وقت سے لیکر اب تک وہ حاضر نہیں ہوئے۔ حالانکہ ان کو ۱۷/۹/۴۵۔ ۳۰/۱/۴۵۔ ۳۰/۶/۴۶۔ ۲۵/۹/۴۶ کو اطلاع دیجاتی رہی تھی۔ مگر وہ ان تاریخوں پر قسم کھانے کے لئے حاضر نہیں ہوئے تو ۲۹/۹/۴۶ کو انہیں لکھا گیا۔ کہ آپ خود کوئی تاریخ مقرر کریں۔ جس پر آسکتے ہوں۔ مگر پھر بھی آپ نے کوئی تاریخ مقرر نہ کی۔ ڈیڑھ ماہ کے انتظار کے بعد ۱۴/۱۱/۴۶ کو دوبارہ یکطرفہ فیصلہ ہوا۔ تو ایک دن کے لئے آکر اپیل کر گئے۔ جو خلاف قاعدہ تھی۔ اس پر مرافعہ اولیٰ نے اخبار میں اعلان کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۱۳/۲/۴۷ بعد نماز ظہر ملک فیروز الدین صاحب احمدی کول مرچنٹ مذکور مسجد دار الفضل میں فیصلہ شدہ حلف اٹھانے کے لئے تشریف لادیں:۔

(غلام محمد قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۲۷/۱/۴۷)

مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے

۲۱۰۰۰ اکیس ہزار روپے کے دو انعام

جو صاحب ان کو پبلک جلسہ میں حلف اٹھانے کے لئے تیار کریں گے۔ ان کو دو ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ اس کے متعلق اردو یا انگریزی رسالے کارڈ آنے پر مفت ارسال کیا جائے گا۔

عبد اللہ الہ دین۔ الہ دین بلڈنگس سکندر آباد دکن

باجازت نظارت امور عامہ

جائیداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں

قریشی محمد مطیع اللہ قریشی منزل دار العلوم قادیان

خالص سونا اعلیٰ ڈیزائن کے زیورات خریدنے کا پتہ روشن الدین ضیاء الدین المحکم سٹریٹ قادیان

(بقیہ صفحہ ۵)

سیکھ کر یہاں سے جاتے رہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تبلیغی میدان میں اللہ تعالیٰ خود مدد کرتا ہے۔ اور مشکل مسائل خود سمجھا دیتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض دفعہ بالکل ان پڑھ آدمی ایسا معقول اور زبردست جواب دیتا ہے کہ علماء دنگ رہ جاتے ہیں۔

تبلیغ کے علاوہ دیہاتی مبلغین جماعتوں کی تربیت میں بہت ممد ہوں گے۔ اور وہ جماعتوں میں بیداری اور نئی روح پھونکنے کا موجب ہوں گے اور جماعتوں میں تعلیم کو رائج کرسکیں گے۔ اگر جماعتیں پورے اخلاص سے کام لیں تو انہیں چاہیئے کہ وہ ان سے اتنا بڑھ جائیں جتنا یہ بڑھے ہوئے ہیں

دوسری چیز یہ ہے کہ جماعت کے لوگ خود بھی تبلیغ کا کام کریں اور کچھ وقت وقف کریں۔ قادیان والوں کے لئے تو میں نے ایک مہینہ مقرر کیا ہے۔ گو باہر والے آٹھ دس دن تک بھی کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے میرا خیال ہے ایک علیحدہ ناظر ہونا چاہیئے۔ جس کے سپرد تجنید کا کام ہو اور وہ ایسے لوگوں کی فہرستیں تیار کرکے انہیں دعوۃ و تبلیغ کے سپرد کرتا رہے جو انہیں مختلف مقامات پر بھیجتے رہیں۔ تجنید کا کام بے شک بہت وسیع ہے۔ اور بہت زیادہ عملہ رکھنے کی ضرورت ہے۔ لیکن اگر صحیح طور پر کام کیا جائے تو یہ عملہ بھی اپنے اخراجات کا خود متحمل ہوسکتا ہے۔ اور بوجھ ڈالنے کی بجائے ہر سال سلسلہ کی آمد کو بڑھا سکتا ہے۔ ابتداء میں نے دو فیصدی کی شرط رکھی ہے لیکن جوں جوں لوگوں کو عادت ہوتی جائے گی یہ قیمت بھی بڑھتی رہے گی یعنی کہ ہمیں امید ہے کہ چند ہی سالوں میں قادیان کے اردگرد تیس تیس میلوں تک ہم بآسانی تبلیغ کرسکیں گے۔

جماعت کی اقتصادی کمزوری کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ میں نے بارہا جماعت کو تجارت کے متعلق مفید مشورے دیئے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ ان پر عمل نہیں کیا گیا۔ بعض چیزیں بہت چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں لیکن ان کے نتائج بہت بڑے نکلتے ہیں۔ اکثر میں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے لوگ بٹالہ یا امرتسر سے چیزیں خریدنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور وہ بظاہر چند آنے بچا لیتے ہیں لیکن یہ نہیں سمجھتے کہ یہ رقم اپنے مخالف کو احمدیت کے خلاف صرف کرنے کے لئے دے آتے ہیں۔ اگر وہ قادیان سے خریدتے تو اس میں جماعت کی آمد کا حصہ ہوتا۔ اگر احمدی تاجر مالدار ہوں گے تو وہ زیادہ چندے دے کر جماعت کے خزانہ کو زیادہ مضبوط بناسکیں گے۔ لیکن اگر یہ رقم مخالف کے ہاتھوں جائے گی تو منافع بھی اور اصل زر بھی یعنی ساری رقم جماعت کی مخالفت میں صرف ہوگی۔ پس یہ ایک حماقت ہے جو کئی بار سمجھانے کے باوجود بعض لوگ کرتے ہیں۔

اس کے بعد حضور نے تبلیغ کے گُروں کا اعادہ کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ تبلیغ صرف وہی کرسکتا ہے جو بہت عالم ہے بلکہ بعض اوقات ان پڑھ لوگوں کو زبردست دلائل اللہ تعالیٰ سمجھا دیتا ہے کہ جن کا علماء سے کوئی جواب ہی نہیں بن پڑتا۔ تبلیغ اگر صحیح طریق سے کی جائے تو اس میں کامیابی یقینی ہے۔

تبلیغ کا یہ گر ہمیشہ یاد رکھو کہ انسان کی فطرت کے خلاف کچھ نہ کہو۔ اور مخالف کے اعتراضات کو رد کرنے کی کوشش نہ کرو بلکہ انہیں معقول سمجھ کر ان پر غور کرو۔ اللہ تعالیٰ خود سمجھا دے گا۔ اور اگر کسی اعتراض کا جواب نہ بھی آتا ہو تو ہرج کی بات نہیں ہے کہہ دیا کہ میں سوچ کر اس کا جواب دوں گا۔ (بشیر احمد رفیق)

اپنا وعدہ جلدی بھیجیں

دین کے رستہ میں قربانیاں کرنے کا یہی موقعہ ہے۔ تحریک جدید کی پانچہزاری فوج کے سپاہیو! کیا دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے سال سوم کا وعدہ کر لیا۔ اگر نہیں تو فوری لکھ کر بھیج دیں

وکیل المال تحریک جدید

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

قاہرہ ۲۸ جنوری مصری پارلیمنٹ میں نقراشی پاشا کی وزارت پر اعتماد کی تحریک ۱۷۵ اور ۱۵ ووٹوں کی نسبت سے منظور ہوگئی۔ جب ہاؤس نے تحریک اعتماد منظور کی تو شاہ فاروق موجود تھے۔ اپوزیشن کے کئی ممبروں نے بھی تحریک کے حق میں ووٹ دیا۔

لنڈن ۲۸ جنوری مسٹر بیون وزیر خارجہ برطانیہ نے آج دارالعوام میں تقریر کرتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا کہ برطانیہ اور مصر کے معاہدہ میں ترمیم کے لئے گفت و شنید دوبارہ شروع ہوگی۔ آپ نے مزید کہا کہ برطانیہ اور مصر کا ۱۹۳۶ء کا معاہدہ ابھی قائم ہے۔

لنڈن ۲۸ جنوری۔ برما کے مستقبل کے آئین کے متعلق برطانوی گورنمنٹ اور برمی نمائندوں میں ایک معاہدہ ہوگیا ہے۔ اور طرفین نے اس معاہدہ پر دستخط کردیئے ہیں۔ معاہدہ پر برمی وفد کے چار ممبروں نے دستخط کئے ہیں۔ جن میں اینٹی فیسٹی اسٹ لیگ کے صدر جنرل اونگ سان بھی شامل ہیں۔

ہیلسنکی ۲۸ جنوری۔ فن لینڈ کی پارلیمنٹ نے

نافذ رہے گا۔ لاہور شائع ہونے والے مسلم لیگی اخبارات نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس حکم کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے چند روز کے لئے اخبارات کی اشاعت بند کردی جائے کیونکہ ان کے نزدیک یہ ایک ایسی ناجائز اور غیر منصفانہ پابندی ہے۔ جسے کوئی خوددار اخبار برداشت نہیں کرسکتا۔

لاہور ۲۸ جنوری۔ حکومت پنجاب نے سابق فوجی ملازمین کے لئے دھاگہ کا کوٹہ مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بشرطیکہ وہ فوجی ملازمت سے قبل تجارت کرتے ہوں یا انہوں نے فوجی محکمہ کی ملازمت کے دوران میں تجارت کی سپیشل ٹریننگ حاصل کی ہو۔ سابق فوجیوں کو غلہ اور تیل کی تجارت کے لئے بھی لائسنس دیئے جائیں گے لیکن ان امور کے لئے یہ شرط عائد کی گئی ہے کہ کم از کم تین سال فوجی ملازمت کی ہو۔ تو پھر یہ مراعات دی جائیں گی۔

کراچی ۲۸ جنوری۔ جمعیت علمائے اسلام کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے حکومت ہند کے میلتھ ممبر راجہ غضنفر علی خاں نے سندھ کی

مبلغ انگلستان کا تار

لنڈن ۲۷ اکتوبر مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب امام مسجد لنڈن نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ جنرل اون سانگ نے مسجد میں تشریف نہ لانے کے لئے عذرخواہی کرتے ہوئے یقین دلایا کہ برما جدید میں مذہبی آزادی ہوگی۔ اور احمدی اپنا مشن وہاں دوبارہ قائم کرسکیں گے

کل: اتحادیوں کے ساتھ امن کے معاہدہ کو باتفاق آراء منظور کرلیا ہے۔ اس فیصلہ کی رو سے حکومت مجاز قرار دی گئی ہے کہ وہ ۱۰ فروری کو جرمنی کی تمام سابقہ حلیف حکومتوں کی طرح اتحادیوں کے ساتھ معاہدہ پر دستخط ثبت کرے۔

لاہور ۲۸ جنوری۔ حکومت پنجاب نے لاہور کے تمام اخبارات اور نیوز ایجنسیوں سے اس حکم کی تعمیل کرائی ہے کہ وہ اپنی کسی اشاعت یا ضمیمے میں کوئی ایسی خبر بیان یا رپورٹ شائع نہ کریں جو سرکاری ذرائع سے موصول نہ ہوئی ہو۔ اور جس کا تعلق اس ایجی ٹیشن سے ہو جو پنجاب میں پبلک سیفٹی آرڈیننس کی دفعات کے خلاف ہو رہی ہے۔ یہ حکم پندرہ روز تک

لیگ وزارت کو مشورہ دیا کہ وہ صوبہ کے مسلمانوں اور غیرمسلموں کے سامنے ایک شاندار نظام حکومت پیش کریں۔ اور صوبائی عوام کے فلاح و بہبود کے لئے مؤثر پروگرام بنائیں۔

لاہور ۲۸ جنوری۔ کل سکھوں کی پنتھک پارٹی کا ایک اہم جلسہ ہوگا جس میں تازہ سیاسی صورت حالات پر غور کیا جائے گا۔

لاہور ۲۸ جنوری۔ لالہ بھیم سین سچر وزیر مالیات پنجاب نے ایک تقریر میں کہا۔ صوبہ میں فرقہ وار فضا بہتر ہونے پر ہم فوراً ہنگامی پابندیوں کو واپس لے لیں گے۔ ہم ان پابندیوں کو عائد کرکے خوشی محسوس نہیں کرتے۔ لیکن فرقہ وارانہ امن کے قیام کی خاطر ایسا کرنے پر مجبور ہیں۔

بمبئی ۲۸ جنوری۔ آج سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ ایک شخص چھرا گھونپنے کی وجہ سے ہلاک ہوگیا۔ چاقو مارنے کی چار وارداتیں ہوئیں۔ کئی ایک جگہ خشت باری کی گئی۔ ایک مقام پر پولیس کو مشتعل ہجوم کو منتشر کرنے کی خاطر گولیوں کے چھ راؤنڈ چلانے پڑے۔ حکومت نے شہر کے چار مختلف رقبوں میں بسنے والے اشخاص پر ۱۶۰۲۰ روپیہ کا اجتماعی جرمانہ کیا ہے

کلکتہ ۲۸ جنوری دو جہاز تیس ہزار ٹن پٹ سن لے کر کلکتہ سے ارجنٹائن روانہ ہوگئے ہیں

کراچی ۲۹ جنوری۔ آج تیسرے پہر مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس مسٹر جناح کی صدارت میں منعقد ہوا۔ بنگال اور سندھ کے وزراء خاص دعوت پر اس میں شریک ہوئے۔